Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۵ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۴ امان ۱۳۶۹ ہش، ۴ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۵۲

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی صحت کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی ایک آنکھ کا آپریشن راولپنڈی میں ہوا تھا۔ آپریشن کے بعد آنکھ ٹھیک ہوگئی اور پٹی اتر گئی۔ آپریشن کے نو دن کے بعد نظر دھندلا گئی۔ معائنہ کے بعد پتہ چلا کہ آنکھ اور دماغ کے درمیان رابطہ قائم کرنے والی آپٹک نرو OPTIC NERVE میں سوزش ہوگئی ہے جس کی وجہ سے نظر دھندلا گئی ہے اس آنکھ سے اس وقت نظر نہیں آتا۔

محترمہ صاحبزادی صاحبہ کا علاج جاری ہے احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور ہر پیچیدگی کو حل فرماتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

○ مکرم مغفور احمد صاحب قمر۔ مربی سلسلہ کے خسر مکرم سردار احمد خان صاحب کو ۲۷ فروری کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

○ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب زعیم انصاراللہ کنری سندھ کی اہلیہ صاحبہ کے پیٹ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ حافظہ ناصرالدین ابن مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بی ایس سی کا امتحان اعلیٰ فرسٹ ڈویژن میں ۵۵۴ نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی سے پاس کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی آئندہ بڑی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت فرمائے۔

احباب کی خدمت میں گزارش

خاکسار "سیرت و سوانح حضرت قاضی محمد نذیر صاحب اور ان کی خدمات" کے موضوع پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ جو احباب ان کی سیرت و سوانح اور ان کی خدمات کے بارہ میں معلومات رکھتے ہوں وہ خاکسار سے اس پتہ پر بذریعہ خط و کتابت رابطہ قائم کریں۔

شاہد خلیل متعلم جامعہ احمدیہ
(ثالثہ الف) ناصر ہوسٹل ربوہ

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلاء ہوتا ہے اور دُنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں یہ سب شامتِ اعمال ہی سے آتی ہیں۔ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ لوگ ایک دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ ہم پر اگر مصیبتیں آئیں تو کیا ہوا؟ انبیاء علیہم السلام پر بھی مصیبتیں آئی ہیں لیکن وہ نہیں جانتے کہ انبیاء علیہم السلام کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے اُن کی مصائب اور مشکلات کو کوئی نسبت نہیں۔ انبیاء علیہم السّلام کی مصائب میں لذّت ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ ان سے محبت بڑھتی ہے اور ان کا فوق العادت استقلال اور رضا و تسلیم اعلیٰ درجہ کی معرفت کا باعث بنتا ہے۔ برخلاف اس کے یہ مصیبتیں اور بلائیں و بائیں جو گناہ کی شامت سے آتی ہیں اُن میں درد اور تکلیف کے علاوہ خدا سے بُعد ہوتا ہے اور ایک تاریکی چھا جاتی ہے۔ آخر بالکل تباہی اور بربادی ہو جاتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک زہر ہے زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا۔ خطرناک غلطی ہے۔ یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مرے گا۔ اللہ تعالےٰ نے انبیاءؑ اور رُسلؑ کو اسی لیے بھیجا اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید اس لیے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو بلکہ اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

تربیت کا پہلا اصول

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مربی بننے سے پہلے خود اپنی تربیت کریں۔ غور کریں کہ آپ کی قدریں بدل تو نہیں گئیں۔ آپ کے مذاق بگڑ تو نہیں گئے۔ کیونکہ تربیت کا قدروں اور مذاق کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے جب تک مذاق درست رہے (مذاق سے مراد مزاح یعنی ہنسی کھیل نہیں ہے اس کو انگریزی میں TASTE کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا دوسرا لفظ ذوق ہے۔ مذاق سے میری یہی مراد ہے) اپنے ذوق درست کریں اگر قوموں کے ذوق بگڑ جائیں تو غلط جگہوں پر وہ قومیں منہ مارتی ہیں اور غلط چیزوں پر راضی ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے تربیت کا پہلا اصول یہ ہے کہ اپنے ذوق کو درست کیا جائے اور ادنیٰ چیزوں پر راضی نہ ہوں بلکہ اعلیٰ چیزوں کے لیے دل میں ایک لذت پیدا کریں اور لذت پانے کی طاقت پیدا کریں۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ تربیت کا اہل بنا دیا کرتا ہے۔ یہ تو نہیں تھا کہ (خدا کی پناہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوق تھے ہی نہیں۔ دنیا کی لذتوں کو سمجھتے ہی نہیں تھے اس لیے وہ خدا کی طرف مائل ہوئے تھے ہرگز ایسی بات نہیں تھی۔ انبیاء کے ذوق زیادہ لطیف ہوا کرتے ہیں اُن کی حسیں زیادہ تیز ہوتی ہیں۔ عام انسانوں کی نسبت وہ خدا کی نعمتوں کی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۴۔ امان ۱۳۶۹ ہش ۴، مارچ ۱۹۹۰ء

تشدّد کی روک تھام

مُلک میں جو تشدّد کی رَو چل پڑی ہے۔ الزام تراشی اسے اور ہوا دے رہی ہے۔ آپ کسی سے الزامی طور پر کہیں کہ تشدّد تم کروا رہے ہو تو سوائے اس کے کہ وہ بڑا ہی مقرب الی اللہ ہو اس کے دل میں فطری طور پر یہ جذبہ پیدا ہوگا کہ اچھا ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔ مَیں تشدّد میں ملوث تو نہیں ہوں لیکن اب اس میں ملوث ہو کے دکھاؤں گا۔ الزام ہر کوئی دوسرے پر لگا رہا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ ایک طرح سے ہر کوئی دوسرے کو تشدد پر آمادہ یا اس میں شدّت پیدا کرنے کی طرف لے جا رہا ہے۔

یہ کہنے سے کہ فلاں فرد یا فلاں پارٹی تشدد کروا رہی ہے نتیجہ تو کچھ بھی نہیں نکلتا۔ وہ فرد یا وہ پارٹی آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ آپ اس کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتے۔ آپ اسے روک نہیں سکتے۔ اور ہو سکتا ہے آپ کی بات ہو بھی غلط۔ یعنی وہ فرد یا وہ پارٹی تشدد میں ملوث نہ ہو۔ پھر ان باتوں سے فائدہ۔ تشدّد کو روکنے کا اصل طریق یہ ہے کہ تشدّد کرنے والوں کو پکڑا جائے اور پھر جو لوگ اس قبیح فعل میں ملوث ہیں ان کو بے نقاب کیا جائے۔ اگر ہم میں سے ہر شخص اس بات کا تہیّہ کرلے کہ تشدّد کرنے والے کو فرار نہیں ہونے دینا بے شک اپنی جان بھی چلی جائے تو ہو نہیں سکتا کہ یہ لوگ پکڑے نہ جائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک تو لوگ اس طرف سے غافل ہیں اور دوسرے لاپرواہ۔ ہم میں بہت سے لوگ تشدد ہوتا دیکھ بھی لیں تو اپنی جان بچانے کی فکر میں ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ اگر اس وقت جان ہتھیلی پر رکھ کر اپنی جان کا نذرانہ دینے کے لئے تیار ہو جائیں تو یقیناً تشدد کی لہر میں کمی آجائے گی اور وہ وقت دُور نہیں جب یہ لہر ختم ہی ہو جائے۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ الزام تراشی کی بجائے تشدّد کرنے والوں کا سب مل کر پیچھا کریں اور اس سلسلہ میں جان کی بازی لگا دیں۔

تشدّد صرف اور صرف اسی طرح روکا جا سکتا ہے۔

صلیبیں گاڑ دو میری گلی میں
لگا دو ہر قدم پر سخت پہرے
تمہاری خواہشیں تاریکیٔ شب
ارادے میرے رُو پہلے سُنہرے

ابوالاقبال

اپنے خالق کے حضور

دِل کے آنگن میں بہاروں کا نظارا ہوتا
تُو کبھی آ کے جو مہمان ہمارا ہوتا

مَیں تو اندھا تھا مری جان تجھے پا نہ سکا
ڈھونڈ پاتا جو مجھے تُو نے پُکارا ہوتا

جا گِرا تا جو ترے نور کے قلزم میں مجھے
دِل کے دریا میں مِرے کاش وہ دھارا ہوتا

ڈُوب جاتا میں ترے بحرِ محبّت میں اگر
پھر تلاطم نہ سفینہ نہ کنارا ہوتا

ہائے تنکوں کے سہاروں نے ڈبویا ہے مجھے
جُز ترے کاش نہ کوئی بھی سہارا ہوتا

تیری دہلیز پہ مَر جاتا خوشی کے مارے
اندر آنے کا اگر مجھ کو اشارہ ہوتا

اَے مری جانِ تمنّا! مجھے اتنا تو بتا
وہ اُدا کیا ہے کہ مَیں بھی ترا پیارا ہوتا

آسمانوں کے فرشتے مجھے سجدہ کرتے
تیری طاعت میں اگر وقت گزارا ہوتا

عہدِ پیری کو سمجھتا مَیں ملاقات کی رات
عمرِ رفتہ کو اگر مَیں نے سنوارا ہوتا

یوں کڑی دھوپ میں کیوں مار کے پھینکا ہے مجھے
اپنی دیوار کے سائے میں تو مارا ہوتا

آج تک دل میں ظفر کے یہ تڑپ ہے پیارے
چھوڑ کر سارے جہاں کو وہ تمہارا ہوتا

ظفر محمد ظفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

بچوں کے دل کی تبدیلی

لوما لنڈا (کیلیفورنیا) میں نوزائدہ بچوں کے دل تبدیل کرنے کے اپریشن کئے جاتے ہیں۔ یہ کام وہاں کے یونیورسٹی میڈیکل سنٹر میں ۱۹۸۵ء میں شروع کیا گیا تھا۔ اب تک ۶۲ بچوں کے دل تبدیل کئے جا چکے ہیں۔ گذشتہ سال ہر دوسرے ہفتے ایسا ایک اپریشن کیا جاتا تھا۔ اور اس سال گذشتہ ماہ میں ۳ مزید اپریشن کئے گئے ہیں اس دوران ۱۴ بچے نئے دل کو قبول نہ کرتے ہوئے وفات پا گئے لیکن ۴۸ بچے صحت مند نظر آتے ہیں اور ان میں سے بعض کی عمر اب تین یا چار سال ہو گئی ہے۔ ایک عورت لنڈا ازینگا جس کی پانچ ماہ کی بیٹی لیسا (LISA) کا دل تبدیل کیا گیا تھا۔ خوش بھی ہے اور ایک رنگ میں اسے ہر لحظہ یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ نہیں معلوم اس کی بچی بچے گی بھی یا نہیں۔ وہ کہتی ہے کہ ہر لمحہ جو اس بچی کے ساتھ گذارتی ہوں وہ میرے لئے انتہائی شکریئے کا باعث ہے۔

بہت سے بچوں کے دل کی تبدیلی کا اپریشن ان کی زندگی کے پہلے ماہ ہی میں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس وقت کا اپریشن دیگر غیر صحت مندانہ اثرات سے نسبتاً زیادہ محفوظ رہتا ہے اور نئے دل کو قبول کرنے کی اہلیت بھی اس میں زیادہ ہوتی ہے۔ شروع شروع میں تو بہت سے ڈاکٹروں نے ایسے اپریشنوں پر اعتراض کیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ایسے اپریشن کے بعد بچہ زندہ نہیں رہ سکتا اور جو زندہ بچ رہے گا۔ اسے دماغ کی بیماریاں یا دیگر متعدد مشکلات درپیش ہوں گی۔ لیکن اب ڈاکٹر لیونارڈ۔ ایل۔ بیلی (LEONARD - L - BAILY) جو لوما لنڈا کے ان ڈاکٹروں کے سربراہ ہیں جو ایسے اپریشن میں حصہ لیتے ہیں کہتے ہیں بچوں کے دل کے تبدیلی کے اپریشن کے بعد بچنے کا اتنا ہی امکان ہے جتنا کہ بڑے اشخاص کا یعنی بچپن میں اپریشن کرنا کسی طرح بھی زائد خطرات کا باعث نہیں۔ ڈاکٹروں کا کام تو اپریشن کرنا ہے۔ لیکن جس نوزائدہ بچے کا اپریشن کیا جانا ہو۔ اس کے والدین یا سرپرستوں کا کام عام طور پر اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ ان کا کام یہ ہے کہ اس اپریشن کے لئے ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر مہیا کریں۔ اگرچہ بعض بچوں کے سرپرستوں کے لئے اس رقم کا کچھ حصہ ہسپتال والے یا انشورنس والے ادا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگوں نے ایسے اپریشنوں پر اعتراض بھی کیا اور اعتراض کی بنیاد یہ ہے کہ کیا یہ ڈاکٹر بچے کو موت کے منہ سے چھین کر ایک ایسی زندگی گذارنے کے لئے مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ جو مختلف قسم کی ذہنی بیماریوں سے بھرپور رہو۔ اس لئے بہت سے ڈاکٹر لوما لنڈا کے سنٹر میں علاج کے لئے نہیں بھیجتے۔ کیونکہ وہ بچے کو زندہ رکھ کے ایسے متعدد بیماریوں کے حوالے نہیں کرنا چاہتے۔

انہوں نے ایک اپریشن ایسا بھی کیا ہے جس میں بچے کا اصل دل نکال کر ایک بڑے بندر کا دل لگا دیا گیا۔ یہ بچہ دل کی تبدیلی کے بعد صرف ۲۰ دن تک زندہ رہ سکا۔ چنانچہ متعدد ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ اپریشن کرنا بے وقوفی کی علامت تھا۔ لیکن ڈاکٹر بیلی کہتے ہیں کہ اگر ہم یہ اپریشن نہ کرتے تو آج جہاں ہم پہنچ چکے ہیں اس ترقی کے زینے پر ہم قدم نہ رکھ سکتے۔ آج سے دو سال قبل اس قسم کے اپریشنوں کی تعداد اچانک بڑھنے لگی۔ اور یہ اس وقت ہوا جب ڈاکٹر بیلی کے مطابق ایسے بچے جن کے جسم میں پورا دماغ موجود نہیں تھا یا اس سے کسی قدر کم تھا ان کے دل حاصل کئے جانے لگے۔ اس وقت یہ سوال بھی پیدا ہوا کہ اس بات کا اندازہ لگانا کہ بچے کا دماغ زندگی کے لحاظ سے ختم ہو گیا ہے یا نہیں مشکل ہے اور اس بات نے اس پروگرام کی ترقی کی رفتار کم کر دی لیکن جب اس بات کی تشہیر کی گئی کہ ایسے بچوں کی ضرورت ہے جو وفات پا گئے ہوں اور ان کے دل استعمال کرنے کی اجازت دی جا سکے تو بہت سے لوگ آگے آئے۔ اور انہوں نے اپنے وفات یافتہ بچوں کے سلسلے میں اس بات کی اجازت دے دی کہ ان کے دل کسی اور بچے کے جسم میں لگا دئے جائیں بات کوئی ایسی آسان بھی نہیں ہے۔ کیونکہ بعض اوقات وفات یافتہ بچے کی تلاش ہی میں اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ جس بچے کو دل کی ضرورت ہوتی ہے اس کی زندگی پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اب اتنے اپریشنوں کے بعد یہ بات ایک عام سی ہو گئی ہے لیکن جہاں تک اس کے طریق کار کا تعلق ہے وہ اب بھی لوگوں کو تعجب میں ڈالنے والا ہے جس بچے کے جسم میں نیا دل لگانا ہوتا ہے اس کے جسم کو ۱۵ سنٹی گریڈ ڈگری تک ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور اس طرح بہت سے میٹابولیکل (META BOLICAL) عوامل ختم ہو جاتے ہیں اور بچہ اس حالت میں ایک گھنٹے تک زندہ رہ سکتا ہے جس کے دوران اس کا دل بدلا جاتا ہے۔ اس کا اپنا دل نکال دیا جاتا ہے اور اس کے جسم کا خون بھی نکال دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نیا دل جو ایک چھوٹی سی مونگ پھلی کے برابر ہوتا ہے۔ وہ سی دیا جاتا ہے۔ اور نیا خون اس کے جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ اور جونہی یہ نیا دل بچے کے جسم میں رسیا جاتا ہے یہ اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ جہاں تک نئے دل کے قبول نہ کئے جانے کی علامات کا تعلق ہے۔ یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ یا بچہ الٹیاں کرنے لگتا ہے۔ بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ نیند یا غنودگی پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ یا ویسے تو ٹھیک ٹھاک ہی لگتا ہے۔ لیکن دل کی رفتار بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ان میں سے بہت سے بچے جیسے کہ پہلے بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ اب اپنی زندگی کی تیسری یا چوتھی سالگرہ منا رہے ہیں۔

جگر کی تبدیلی

کوئی شخص بیمار ہو اور ڈاکٹر کے پاس معائنے کیلئے اسے لے جایا جائے اور ڈاکٹر معائنہ کرنے کے بعد دبی زبان میں یہ کہہ دے کہ زندہ رہنے کے مواقع بہت کم ہیں۔ تو اس کے بعد انسان بے شک ۲۰، ۳۰، ۴۰ سال تک زندہ رہے ہر لمحہ اسے یہ کھٹکا لگا رہے گا کہ اب گیا کہ اب گیا۔ اور یہ سب کچھ اس بات کے باوجود کہ ہم سب جانتے ہیں کہ زندگی کا ایک پل بھر کے لئے بھی بھروسہ نہیں کون جانے کب کیا ہو جائے۔ اور زندگی ختم ہو جائے۔ آخر ہم کتنی ہی بار یہ سنتے ہیں کہ فلاں شخص کو دل کا دورہ پڑا اور چند منٹوں میں ہی اس کی زندگی ختم ہو گئی۔ یا اسے ایک جملہ کہنے کا بھی موقعہ نہ ملا اور وہ ختم ہو گیا۔ یہ جاننے کے باوجود کہ زندگی نے بہرحال ایک دن ختم ہونا ہے اور وہ وقت جسے موت کا وقت کہتے ہیں ایک ایسی تقدیر ہے جو کسی صورت بھی ٹل نہیں سکتی۔ ہم سب ہنسی خوشی زندگی گزارتے ہیں اور سچ بات تو یہ ہے کہ موت کبھی کبھار ہی یاد آتی ہے اور وہ بھی خاص طور پر کسی اور کے ساتھ ناخوشگوار واقعہ ہو جانے کی وجہ سے لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ کہ اگر کسی بیمار سے ڈاکٹر دبی زبان میں یہ کہہ دے کہ اب تھوڑا ہی وقت باقی رہ گیا لگتا ہے۔ یا بچ رہنے کے مواقع بہت کم ہیں۔ تو پھر ہر لمحہ موت یاد رہتی ہے اور انسان کو یہ احساس رہتا ہے کہ معلوم نہیں کب ڈاکٹر کی بات پوری ہو جائے گی۔ کہتے ہیں کہ ایک چھوٹی بچی جس کی عمر ۳ ½ سال تھی اس کے جگر کو بدلنے کیلئے اپریشن کیا گیا۔ یہ آج سے ۲۰ سال پہلے کی بات ہے۔ اس وقت جگر کے اپریشن کامیاب نہیں ہوتے تھے۔ کئی اپریشن ہو چکنے کے بعد بھی تاثر یہ تھا کہ ایسے اپریشن کے بعد بچہ زیادہ سے زیادہ ایک سال زندہ رہ سکتا ہے اور جہاں تک بڑوں کا تعلق ہے ان میں سے ۱۰ فی صد انسان اپریشن کے بعد زندہ رہ سکتے تھے۔ اس بچی کے فیملی ڈاکٹر نے یہ مشورہ دیا کہ اپریشن کروانا اس کو اپنے ہاتھوں ہلاکت کے منہ میں بھیجنے والی بات ہو گی۔ بچی کا باپ مضبوط دل تھا اس نے آہستہ آہستہ اپنے ڈاکٹروں کو اس بات پر مائل کر لیا کہ وہ اس کی بچی کی طبی رپورٹیں اور خون کا نمونہ بھیجیں اور اس کے اپریشن (جگر کی تبدیلی) کا انتظام کریں۔ یہ ۱۹۶۹ء کی بات ہے۔ چنانچہ ایک ۷ سالہ لڑکا حادثے میں مارا گیا (یہ حادثہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۰ء کو وقوع پذیر ہوا) اس کا جگر اس بچی کے لئے حاصل کیا گیا اس وقت تک ۳۲ بچوں کے جگر بدلے گئے تھے جن میں سے صرف ۴ زندہ باقی تھے اور یہ چار بھی ۱۹۷۵ء تک ختم ہو گئے۔ اس بچی کا جگر بدلا گیا اور یہ زندہ رہی اور اب جب کہ اس کی عمر ۲۴ سال ہے۔ یہ ایک امریکی ائیر فورس افسر کی بیوی ہے اور یوں تو خوش و خرم زندگی گذار رہی ہے لیکن وہ اس اپریشن کی بات کرنے سے گھبراتی ہے وہ اپنے منہ پر یہ بات بھی نہیں لانا چاہتی کہ وہ ایک صحت مند زندگی گزار رہی ہے۔ جیسے ہمارے ہاں دستور ہے بچے کی صحت اچھی ہو تو یہ ڈر رہتا ہے کہ

باقی ص۴ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

(الفضل ۲۲، اپریل ۱۹۴۸ء سے)

عورتوں کو فنونِ حرب سے ضرور واقف کرانا چاہیئے تا وہ وقت آنے پر اپنی عصمت کی حفاظت کر سکیں اور جب جنگ میں عورت کی خدمت پڑے تو وہ لڑے۔ لیکن یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے مرد کو لڑنے کے لئے بنایا ہے عورت کو نہیں، عورت اس وقت ہی میدانِ جنگ میں حصّہ لے سکتی ہے جب مرد نہیں رہے گا یعنی وہ لڑتے لڑتے جنگ میں ختم ہو جائے گا، اس وقت عورت کا میدان میں آنا لازمی ہوگا، چنانچہ ہم نے قادیان میں عورتوں کو بندوق چلانا سکھایا، اور موجودہ فتنے میں جب کئی گھروں میں سکھ داخل ہو گئے اور عورتیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں تو وہ بھاگ گئے، حق میں ایک طاقت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ایک عورت نے دس دس پندرہ پندرہ سکھوں کو بھگا دیا اور ہماری قادیان کی عورتیں سو فیصدی محفوظ رہی ہیں، سوائے ان کے جو میری ہدائت کے باوجود کہ کسی صورت میں بھی قافلے میں سفر نہیں کرنا قافلے میں چل پڑیں اور رستے میں ان پر حملہ ہو گیا یا جنہوں نے خلافِ ہدائت اپنے گھروں کو چھوڑا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں خود فوج کی کمانڈ کی ہے اور لڑائی کی ہے۔ جب دشمن حملہ کرتا ہوا آپ کی سواری کے نزدیک پہنچ گیا اور ایک آدمی نے ہودج کا پردہ اٹھا کر اندر جھانکا تو آپ کو دیکھ کر کہنے لگا

اوہو! یہ تو سرخ و سفید رنگ والی عورت ہے۔

اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پردہ نہ کرتی تھیں تو اسے پردہ اٹھانے کے بعد آپ کے رنگ کا کیوں علم ہوا۔ اسے تو اس کا علم پہلے سے ہونا چاہیئے تھا۔ پھر حضور نے فرمایا:

مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت پر ہر حالت میں ایک قسم کا پردہ واجب ہے۔ فقہاء نے اس بات پر بحث کی ہے کہ حاملہ عورت کے اگر بچہ پیدا ہونے والا ہو اور ڈاکٹر کی ضرورت پڑے اس وقت کیا مرد ڈاکٹر سے عورت بچہ جنوا سکتی ہے۔ اور بعض نے کہا کہ نہیں، پہلے گروہ میں سے پھر ایک گروہ نے کہا ہے کہ اگر پردے کے خیال سے وہ مرد ڈاکٹر سے بچہ نہ جنوائے اور مر جائے تو اس پر گناہ نہ ہوگا، لیکن دوسرے گروہ نے کہا ہے کہ نہیں اگر وہ اس وجہ سے مر جائے تو خودکشی کی مرتکب سمجھی جائے گی۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر ایک مرد سوار جا رہا ہو اور وہ راستے میں کسی عورت کو پیدل دیکھے تو چاہیئے کہ وہ اس عورت کو اپنے پیچھے بٹھا لے۔ اب اگر یہاں پشاور میں میں کسی جگہ سواری پر جا رہا ہوں اور کوئی پیدل عورت جا رہی ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت اس عورت کو پیچھے بٹھالوں تو یہاں کے اخبار ہی شور مچانے لگ جائیں گے کہ دیکھو مرزائیوں کے امام نے بے شرمی سے کام لیا ہے۔ اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حج کے موقعے پر ہجوم کے زیادہ ہونے کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے گر گئے۔ ایک انصاری نے یہ دیکھ کر سواری سے چھلانگ لگائی اور آپ کے پاس آکر کہا یا رسول اللہ! میں مر جاؤں آپ کو کوئی چوٹ نہ آئے۔ آپ نے فرمایا مجھے چھوڑو۔ عورتوں کی طرف جاؤ ان کو اٹھاؤ۔ اب اگر عورتوں کو ضرورت کے مطابق بھی ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے، تو آپ یہ کیوں فرماتے کہ مجھے چھوڑو اور عورتوں کی طرف جاؤ اور ان کو اٹھاؤ۔

اس کے بعد یہ ذکر آگیا کہ عورتوں کے پردہ کے بارے میں بعض گھرانوں میں سختی سے کام لیا جاتا ہے۔ وہ ضرورت سے زیادہ پردہ کرواتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:

دِلّی میں تو عورتوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ڈولیوں میں بٹھا کر لے جاتے ہیں۔

کام کی باتیں

درحقیقت لیڈر کا کام لوگوں کی راہنمائی کرنا ہوتا ہے۔ مگر یہ رہنمائی وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کے پاس دنیا کے اکثر حصوں سے خبریں آتی ہوں۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ حالات کیا صورت اختیار کر رہے ہیں۔ صرف اخبارات سے اس قسم کے حالات کا علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اخبارات میں بہت کچھ جھوٹی خبریں درج ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں واقعات کو پورے طور پر بیان کرنے کا التزام نہیں ہوتا لیکن ہمارے (مربی) چونکہ دنیا کے اکثر حصوں میں موجود ہیں اور پھر جماعت کے افراد بھی دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعے مجھے ہمیشہ سچی خبریں ملتی رہتی ہیں اور میں ان سے فائدہ اٹھا کر جماعت کی صحیح راہنمائی کرتا رہتا ہوں۔

بقیہ: جگہ کی تبدیلی

اگر صحت کے اچھا ہونے کا ذکر کیا تو صحت خراب ہی نہ ہو جائے۔ اسی لئے ہم "چشم بد دور" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں بچے کی صحت کتنی اچھی ہے چشم بد دور، یعنی ایسا نہ ہو کہ ہمارے یہ کہنے سے کہ صحت اچھی ہے بچے کی صحت پر برا اثر پڑنے لگے۔ یہ بچی بھی جو اب خاصی جوان ہے اور شادی شدہ ہے۔ اپنے اپریشن کے ذکر سے بھی گھبراتی ہے اور یہ بات کہنے سے بھی کہ وہ ایک صحت مند زندگی گزار رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے اپریشن کی بیسویں سالگرہ اس طرح منائی کہ اپنے خاوند کے ساتھ باہر کسی ہوٹل میں جا کر دونوں نے کھانا کھایا اور اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ "میں چاہتی ہوں کہ میں اپنے بڑھاپے تک زندہ رہوں"۔

یہ اپریشن ڈاکٹر تھامس۔ ای سٹارزل (STARZL) نے کیا تھا۔ یہ کولوریڈو یونیورسٹی کے ہیلتھ سائنسز سنٹر کے کارکن تھے وہ کہتے ہیں کہ میں خود اس بات کی کوئی وجہ بیان نہیں کر سکتا کہ یہ بچی اس اپریشن کے بعد آج تک کیوں زندہ ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر آپ خدا کے ماننے والے ہیں تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ درحقیقت یہ خدائی کام ہے ورنہ بظاہر یہ بات واضح نہیں کی جا سکتی کہ آخر یہ بچی اس اپریشن کے بعد کیوں زندہ رہی ایسا جگر تبدیل کرنے کا اپریشن سب سے پہلے سٹارزل نے ۱۹۶۳ء میں کیا تھا۔ اور اس کے بعد ڈینور میں ۱۲ اپریشن اور کئے اور اس کے بعد اس بچی کا اپریشن ہوا اس وقت یہ اپریشن شاذ کی حیثیت رکھتا تھا اور کہتے ہیں کہ پہلے دس سالوں میں بچوں کے اپریشن کے بعد امید ۳۰ فی صدی سے ۳۵ فی صد تک ہوتی ہے کہ وہ ایک سال سے زیادہ زندہ رہیں اگر وہ اپریشن کی میز پر ختم نہیں ہو جاتے تھے۔ تو ان کے اپریشن کو اس وقت کامیاب کہا جاتا تھا۔

اس بچی کے باپ نے ڈاکٹروں کی ان کوششوں کے متعلق ایک میڈیکل جرنل میں مضمون پڑھا اور اسے خیال پیدا ہوا کہ اس کی بچی جسے جگر اور دینے کی تکلیف تھی بھی اگر اس اپریشن کے مرحلے سے گزر جائے تو کیا حرج ہے۔ اس بچی کے ایک سال سے زیادہ زندہ رہنے کے بعد اور بھی کئی بچے اسی طرح زندہ رہے۔ کہتے ہیں ۱۷۰ اپریشن کروانے والے بچوں میں سے ۲۳ بچے ۱۹۸۰ء تک زندہ تھے۔ ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر موصوف نے ایک ایسی دوائی کا تجربہ شروع کیا جو نئے جگر کو رد کر دینے کے علاج کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ چنانچہ بچنے والے بچوں کی تعداد بڑھنی شروع ہو گئی اور اب یہ تعداد ۷۰ سے ۸۰ فی صدی تک جا پہنچی ہے۔ جس دوائی کا ڈاکٹر موصوف نے تجربہ شروع کیا۔ اس کا نام سائیکلو سپورین ہے (CYCLO SPORINE) اور یہ امریکہ کے خوراک کے محکمے نے ۱۹۸۳ء میں استعمال کرنی شروع کی تھی اب جاپانیوں نے ایک اور دوا ایجاد کی ہے جسے FK ۵۰۶ کہا جاتا ہے اور خیال یہ ہے کہ یہ دوا سائیکلوسپورین سے پچاس سے ۱۰۰ گنا تک زیادہ طاقت ور ہے ۱۹۸۹ء کے آغاز سے ڈاکٹر موصوف یہ دوا استعمال کروا رہے ہیں۔ جہاں تک اس بچی کی دواؤں کا تعلق ہے۔ ڈاکٹر اس کی پہلے کی مجوزہ دواؤں کو تبدیل کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ ایسا نہ ہو دواؤں کی تبدیلی کوئی برا اثر ظاہر کرے۔ اس لئے باوجود نئی دواؤں کے ایجاد ہونے کے یہ عورت پرانی دوائیں ہی استعمال کر رہی ہے۔ جہاں تک احتیاط کا سوال ہے یہ عورت جراثیم اور بیمار لوگوں سے پرہیز کرتی ہے۔ اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے بظاہر خوش باش زندگی بسر کر رہی ہے جز وقتی کام بھی کرتی ہے اور اسے سیر و تفریح کے مواقع بھی ملتے رہتے ہیں وہ اکثر کہتی ہے میں اپنی زندگی سے بہت خوش ہوں اور میں بھرپور طریق پر لطف اندوز ہوتی ہوں۔ لیکن جب لوگ میرے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں تو میں بہت گھبراتی ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا اس طرح زندہ رہنا میری بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ غیر شادی شدہ تھی تو کم ہڈسن کہلاتی تھی کیونکہ ہڈسن (HUDSON) اس کے باپ کا نام ہے اب شادی کے بعد "کم رسیں مسن" کہلاتی ہے "رسیں مسن" (RASMUSSEN) اس کے خاوند کا نام ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمالک
لاہور

چند یوم خدا کی خاطر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس ملامت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہوگا بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

حضور کی واضح ہدایات اور پھر حضور کا ذاتی نمونہ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم بھی آپ کے ارشادات پر عمل کریں۔

ساری جماعت کے سارے افراد تو اس وقف زندگی کی تحریک میں شامل نہیں ہیں لیکن خواہش ہر ایک کے دل میں ہے کہ اس نصیحت پر عمل کرے ایک طرح سے اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضرت امام جماعت الثالث نے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کا آغاز فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں۔"

(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۶۶ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب وقف عارضی کر لیا ہے تو کام کیا کرنا ہوگا اس کے متعلق حضرت امام جماعت (الثالث) نے فرمایا۔

"بڑے بڑے کام جوان دوستوں کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے۔ اس کی نگرانی کرنا ہوگی اور اسے منظم کرنا ہوگا دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکائتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہیئے ان دوستوں (واقفین) سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۶۶ء)

پھر حضور نے تحریک وقف عارضی میں شمولیت کی اس قدر تاکید احباب جماعت کو فرمائی ہے کہ۔

"وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء)

یہ تحریک ہنگامی نہیں ہے بلکہ دائمی اور مستقل ہے اور اس میں ہمیشہ اور ہر سال حصہ لینا لازمی اور ضروری ہے اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ تنگ راہ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتے اس عظیم الشان تحریک کی افادیت حضرت امام جماعت (الثالث) کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں آپ فرماتے ہیں۔

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔"

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء)

اب چونکہ سال جشن تشکر کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے یعنی ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء سے پہلے پہلے ہر عہدیدار خصوصاً اور ہر احمدی عموماً اپنی اپنی سہولت کے مطابق جس ماہ میں وہ وقف عارضی کر سکتا ہو کرے تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو انعام کے طور پر اس کو اتنی زندگی دی کہ اس نے جشن کا سال اپنی حیات میں دیکھا وہ چند یوم اپنی زندگی کے اس کی راہ میں بطور شکرانہ پیش کر دے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دے اور ہمارے وقف کو قبول فرما کر ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

ضروری اعلان

قبرستان عام میں قبریں تیار کرانے کے لئے ماربل لگانے کی کسی کو بھی اجازت نہیں البتہ کتبہ لگوا سکتے ہیں۔ جس کا سائز ۲½ فٹ اور ۱½ فٹ ہو اور قبر کے ارد گرد خشت پختہ لگوائی جا سکتی ہے ماربل لگوانے کے لئے دفتر صدر عمومی کی تحریری اجازت ضروری ہے کسی دوکاندار یا ٹھیکیدار سے قبر کی تیاری کا براہ راست معاملہ کرنے کی اجازت نہیں۔

احباب مطلع رہیں۔

صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

اے مردِ حق نویدِ ظفر ساتھ لے کے چل

صبر و رضا کے شیریں ثمر ساتھ لے کے چل
چل اپنی جستجوئے نظر ساتھ لے کے چل

گم کردہ رَہ کو یونہی دکھا راہِ مستقیم
اور کائناتِ شمس و قمر ساتھ لے کے چل

ٹھکرا رہا ہے آج زمانہ تجھے تو کیا
تُو اپنے سارے اہلِ نظر ساتھ لے کے چل

منزل بھی پُر خطر ہے کڑی دھوپ بھی بہت
اے رہ نوردِ شوق شجر ساتھ لے کے چل

گھبرا نہ عارضی ہے مصائب کا دور یہ
اپنا جنون و دردِ جگر ساتھ لے کے چل

تیرا مُعین و حافظ و ناصر ہے خُود خُدا
تُو رہنما ہے عزمِ سفر ساتھ لے کے چل

میری دعائے خاص بھی تیرے لئے ہے وقف
اے خضرِ راہ مد و جزر ساتھ لے کے چل

افضل ہُوا وہ جس کا خُدا خود ولی ہُوا
تُو ہر زماں نشانِ بشر ساتھ لے کے چل

اللہ کو پکار اسی کے حضور جھک
اپنا تمام زادِ سفر ساتھ لے کے چل

لب پہ دعائیں آنکھوں میں اشکوں کا ایک سیل
ہاں یہ متاعِ تیغ و تبر ساتھ لے کے چل

سارا زمانہ تجھ کو مٹانے پہ ہے تُلا
اے مردِ حق نویدِ ظفر ساتھ لے کے چل

خود اپنی موت آپ ہی مر جائے گا یہ جبر
دامانِ چاک و دیدۂ تر ساتھ لے کے چل

سارے جہاں کو کر دے بصیرت سے سرفراز
تُو ہر دیارِ علم و ہنر ساتھ لے کے چل

روشن ہے تیرا آج تو رخشندہ تیرا کل
اے عالی ظرف لعل و گہر ساتھ لے کے چل

جس نور کی ضیا سے ہیں روشن یہ شش جہات
اُس نورِ مصطفٰے کا اثر ساتھ لے کے چل

طاہر شبِ سیاہ اب ہونے کو ہے تمام
پُر عزم ہو نویدِ سحر ساتھ لے کے چل

میر مبشر احمد طاہر

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مولانا محمد منور

جناب قاضی مبارک احمد بھٹیؓ

جماعت احمدیہ میں اسوقت بہت سے ایسے خاندان شامل ہیں جن کے آباء و اجداد نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ان کی زندگی میں شناخت کر کے ان سے اپنا تعلق جوڑ لیا تھا۔ جب سے اب تک ان خاندانوں کے افراد کا نظام جماعت سے مخلصانہ روحانی رشتہ قائم چلا آتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پاتے ہوئے دین و دنیا میں سرخرو نظر آتے ہیں۔

ان خاندانوں میں سے ایک حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب آف قاضی کوٹ گوجرانوالہ کا خاندان ہے جنہوں نے اپنے فرزند حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی کی معیت میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اور حضرت بانی سلسلہ نے ان کو اپنے ۳۱۳ مقدس ساتھیوں میں شامل فرمایا۔

حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی صاحب قادیان اور ربوہ میں سلسلہ کی خدمات پر مامور رہے ربوہ کی کئی جماعتی عمارات ان کی زیر نگرانی مکمل ہوئیں۔ ان کے فرزند اکبر حضرت قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب مشرقی افریقہ میں جماعتی اور ملکی خدمات بجا لاکر اب ربوہ میں قیام پذیر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے اور ان کی نیکیوں اور دعاؤں کے بدلہ میں جماعت کو مزید ترقیات عطا فرمائے

ان کے برادر اصغر جناب قاضی مبارک احمد بھٹی صاحب ۱۹۰۶ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی دینی تعلیم سے بچپن سے شغف تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سے پرائیویٹ طور پر حدیث شریف پڑھتے رہے۔ عربی زبان سے خاصی واقفیت تھی۔ قرآن مجید کی بہت سی سورتیں حفظ تھیں۔

۱۹۲۴ء میں پہلی بار مشرقی افریقہ تشریف لے گئے۔ بے کاری بہت تھی۔ ریلوے کے محکمہ میں ملازمت اختیار کی اور ۱۹۶۰ء میں ریٹائر ہو کر ربوہ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اس وقت تک مشرقی افریقہ کے ممالک آزادی سے ہمکنار نہیں ہوئے تھے۔ اسلئے جناب بھٹی صاحب کینیا۔ یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے مختلف مقامات پر متعین رہے اور اس دوران وطن بھی آتے رہے

۱۹۴۸ء میں جب میں کینیا گیا تو اس وقت جناب بھٹی صاحب بھی کینیا میں تھے۔ چند مقامات پر میں ان کے ہاں گیا۔ مجھے یہ دیکھ کر دلی مسرت ہوتی کہ جناب بھٹی صاحب اپنے گھر پر نماز باجماعت اور سلسلہ کی کتب کے درس کا التزام کرتے تھے۔ جب بچے بڑے ہو گئے تو ان سے درس دلواتے اور انہیں جماعتی لٹریچر سے باخبر رکھتے تھے اس پابندی کی وجہ سے ان کے سارے بچے دین سے محبت رکھتے ہیں اور دینی خدمات میں برابر کا حصہ لیتے ہیں

ان کے دو بیٹے بھی ریلوے کے ملازم رہے ہیں۔ مکرم محمد احمد صاحب بھٹی اور مکرم سلیم احمد صاحب بھٹی اپنے والد ماجد کے ہمراہ ریٹائر ہو کر پاکستان آگئے تھے بعد میں یہ دونوں بیٹے لندن میں مقیم رہے اور وہاں کی شہریت حاصل کی۔ جناب محمد احمد صاحب بھٹی آج کل ربوہ میں ہیں۔

عزیزم مظفر احمد صاحب بھٹی کینیا ہی میں رہے۔ انہوں نے اپنے طور پر چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کا امتحان پاس کیا کچھ عرصہ ملازمت کی اور اب نیروبی میں اپنا دفتر خود چلاتے ہیں۔ اپنے قیام نیروبی کے دوران مجھے عزیزم مظفر احمد صاحب کا مخلصانہ تعاون حاصل رہا۔ ہمارے مشن کے اکاؤنٹینٹ اور آڈیٹر رہے اور مالی قربانیوں میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ ان کے فرزند عزیزم اظہر احمد بھٹی نے بھی اچھی تعلیم حاصل کر کے اپنے والد کے کاروبار میں ان کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا ہے وہ شادی شدہ ہیں۔

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب سے اب تک ان کی یہ پانچویں پشت ہے جو احمدیت کی پہلی اور دوسری صدی میں سلسلہ عالیہ سے مضبوطی سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے قربانیوں میں قدم آگے ہی آگے بڑھا رہی ہے اپنی ذات میں یہ ایک نشان ہے۔

جناب قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی محلہ فیکٹری ایریا میں میرے پڑوسی رہے اور بہت ہی اچھے پڑوسی تھے۔ میری فیملی یہاں رہی جبکہ میں مشرقی افریقہ میں تھا میرے اہل خانہ کو جب بھی قرض کی ضرورت پڑتی تو وہ ان کے ہاں سے لے آتیں۔ اور جب گنجائش ہوتی واپس دے دیتیں ایسا اتفاق بھی ہوا کہ پہلی رقم ادا نہ ہوئی اور مزید رقم کی ضرورت پڑ گئی تو انہوں نے بلا تکلف دے دی واپسی کے بارہ میں کبھی مطالبہ نہ کیا۔

جب مئی ۱۹۸۲ء میں جناب بھٹی صاحب کی وفات ہوئی تو میری بیوی نے ان کی وفات کی خبر دیتے ہوئے لکھا کہ "میرے لئے وہ باپ کی مانند تھے" ہر ضرورت میں وہ ہماری مدد کرتے اور یہ سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔

جناب بھٹی صاحب ہومیوپیتھی کے شوقین تھے بیماروں کا علاج مفت کرتے اور عندالضرورت مالی امداد بھی کرتے۔ ایک غریب خاندان کی ایک بچی کو طلاق ہو گئی جناب بھٹی صاحب نے اس کے لئے رشتہ تلاش کیا۔ اپنی جیب سے شادی کے اخراجات برداشت کئے اور اس کے خاوند کا روزگار بھی مقرر کیا اور تاحیات امداد کرتے رہے۔

محترم بھٹی صاحب لمبا عرصہ بیت سلام میں امامت کے فرائض ادا کرتے رہے درس دیتے اور رمضان میں نماز تراویح پڑھاتے تھے۔ بڑے دعا گو اور متبتل الی اللہ تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ بھی غربا کی خبر گیری کرنے والی تھیں دونوں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔

چوہدری غلام اللہ

اصول تجارت

سب سے ضروری ہے کہ شوروم (دکان) مارکیٹ میں ہو۔ شوروم کو حالات کے مطابق سجا کر رکھا جائے صبح بروقت کھولا جائے۔ سامان ترتیب سے رکھا ہو۔ گاہکوں کے بیٹھنے کا انتظام ہو۔ گاہکوں کو صحیح طرح سے خوش آمدید کہا جائے اور فوراً ان کی ضروریات معلوم کر کے صحیح چیزیں پیش کی جائیں ناقص چیز فروخت نہ کی جائے۔ نفع زیادہ نہ لیا جائے بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ مارکیٹ سے نفع کچھ کم لیا جائے مارکیٹ کے نرخوں سے مالک اور سیلز مینوں کو علم ہونا چاہیئے! ادھار پر مال نہ دیا جائے۔ گاہکوں کی چائے شربت وغیرہ سے تواضع کی جائے۔ اگر گاہک بدتمیز ہو اور گالی بھی نکال دے تو پھر بھی درگزر کیا جائے

صبح کا جاگنا:۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رزق صبح کے وقت تقسیم کیا جاتا ہے۔ انگریزی کی مثال بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے

Early to bed, early to rise makes the man healthy wealthy and wise.

تاریخ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ جو قومیں یا خاندان صبح کو جاگتے تھے انہوں نے دنیاوی ترقی کی ہے۔ جو سوتے تھے ان پہ تنزل آیا۔ حتیٰ کہ روحانیت میں بھی یہی قانون نظر آتا ہے۔ آج تک کسی سپہ سالار نے جنگ صبح کو سو کر نہیں جیتی اس لئے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ صبح سویرے جاگا کریں۔

زیتون کا پھل

انجیل میں لکھا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام طوفان میں گھرے ہوئے تھے اور دور دور تک کوئی جاندار نظر نہیں آرہا تھا تب انہوں نے ایک فاختہ دیکھی جس کی چونچ میں زیتون کی شاخ تھی۔ انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ خدا کا غضب اب ختم ہوا۔ اسوقت سے زیتون کو امن کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ بہت سی قدیم کتابوں میں زیتون کا ذکر ملتا ہے اور لکھا ہے کہ زیتون انسان کی سب سے زیادہ ضروریات پوری کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیتون کا درخت ہزارہا سال سے اگایا جا رہا ہے۔ کریٹ کے جزیرے میں حضرت عیسیٰؑ سے تین ہزار سال پہلے کے جو بڑے بڑے مٹکے ملے ہیں ان میں زیتون کا تیل بھرا جاتا تھا۔ یونان والوں نے زیتون کا پودا پورے بحیرہ روم میں پھیلایا۔ یہ درخت بعض اوقات ہزاروں سال زندہ رہتا ہے۔ لیکن اونچائی اس کی ہمیشہ کم رہتی ہے۔ اس کا تنا بل کھایا ہوا ہوتا ہے اور اس کے پتوں کا رنگ سبزی مائل روپہلا ہوتا ہے۔ اس کا پھل چھوٹے آلو بخارے سے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

ایک محترمہ بہن نے قادیان کے جلسہ میں شرکت کے بعد واپسی پر ایک نہایت پیارا خط تحریر کیا ہے۔ ایک حصہ قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ پیش ہے۔

(مدیر)

میں نے خدا کے فضل سے بہت لمبا سفر کیا ہے مگر کوئی تکلیف نہیں یہاں سے قادیان کے لئے ویزا ۱۶ کو شام چھ بجے ملا رات آٹھ بجے کوچ لی اور دو بجے لاہور صبح ۷ کو آٹھ بجے لاہور اسٹیشن پہنچے اور رات دو بجے قادیان گویا دو رات اور ایک دن سفر جاری رہا مگر تکلیف کا نام نہیں تھا بس ایک لگن کہ دیار محبوب پر حاضر ہو جائیں اور وہ حقیقت بیان سے باہر ہے مزار اقدس پر حاضری کیا تھی ایک طوفان تھا جو نکل آیا۔

کب یہ تین دن ختم ہو گئے میرے بھائی اکرم نے کہا کہ آپا کھانا کیسا تھا کم تو نہیں ہوا میں نے کہا میرے بھائی اپنے پیارے کے در پر کھانا کم یہ کیسے ہو سکتا ہے کہا حضرت صاحب کو فکر تھی کہ چھوٹی جماعت ہے اس دفعہ آدمی زیادہ میں نے کہا بھائی خدا گواہ ہے کھانا نہ بھی ملتا تو پرواہ نہ تھی ہم تو روح کی غذا کے لئے گئے تھے وہ ہمیں بہت ملی تمام بچے جو آئے ہوئے تھے مجھے ملنے، کہنے لگے یہ ایمان ہے کہ کھانے کی فکر نہ تھی مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک آدمی بھی بھوکا نہیں رہا بہت زیادہ کھانا تھا اور جو ان لوگوں نے خدمت کی ہے اس کا بدلہ ہم کبھی بھی نہیں دے سکتے ہر بچہ فرشتہ نظر آتا تھا ہر کام خوشی سے کرتے بلکہ بار بار دریافت کرتے کہ کچھ اور چاہیئے۔ بڑا دل چاہتا کہ ان فرشتوں کا منہ چوم لوں یہ انسان نہیں کوئی اور مخلوق ہیں وہاں سے آکر کئی دن دل نہیں لگا ویسے میں اب تک تین دفعہ جا چکی ہوں مگر ہر بار ایسا لگتا ہے کہ پہلی بار آئی ہوں۔ بیت مبارک اور بیت اقصیٰ اور وہ گلیاں کیا شان اپنے اندر رکھتی ہیں۔ حضرت آپا مریم صاحبہ کے مزار پر بہت دیر بیٹھی رہی کہ آپ مجھے بہت پیار کرتی تھیں اور مجھے آپ نے دلہن بنایا تھا۔ اور کہا تھا کہ چینی کی گڑیا لگتی ہے اب بھی اٹھ کر ایک دفعہ پیار کرو۔ آخری بار۔ حضور کے مزار پر دعا کر کے تمام پاکستان کی جماعت کا سلام عرض کیا اور خاص دعا کی درخواست کی میرے پیارے ویر، آپ تو سب خوش قسمت ہیں حضور آپ کو خط لکھتے رہتے ہیں اور آپ کے لئے سب دعا کرتے ہیں اخبار میں پڑھ کر دل بہت بڑا ہوتا ہے اس ناچیز کے لئے

خاص دعا کریں مشکور ہوں گی ہاتھ میں درد ہونے لگ گیا ہے بہت دنوں بعد گھر آئی ہوں ابھی بہت آرام کی ضرورت ہے۔

(ممتاز ظفر اللہ)

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد ضیاء الحق صاحب آف واشنگٹن کی بیٹی نامرہ شاہد شدید بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم ملک عزیز احمد صاحب دار النصر غربی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کو جو بعارضہ فالج بیمار ہیں بغرض علاج لاہور لے جایا جا رہا ہے۔

○ محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ دار الصدر شرقی ب ۲ کا ننھا بھانجہ نوید الرحمان میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس بچے کی ریڑھ کی ہڈی پر پیدائشی طور پر ایک پھوڑا ہے اور ماتھے پر سوزش ہے۔

○ مکرم صادق علی صاحب (محکمہ واپڈا) کی والدہ محترمہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم منظور احمد صاحب ناصر انسپکٹر مال کے بیٹے (بعمر ۵ سال) کا بایاں بازو ٹوٹ گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔

دعائے نعم البدل

مکرم شیخ وحید احمد صاحب (یونس کلاتھ اوکاڑہ) کے نومولود بیٹے فرید احمد بعارضہ نمونیہ وفات پا گئے ہیں۔ فرید احمد وقف نو میں شامل تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم ظفر اللہ خان صاحب طاہر استاذ جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ۱۶ فروری ۱۹۹۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام جری اللہ ظفر عطا فرمایا ہے نومولود خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور ایدہ اللہ کی بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب دار البرکات کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب قریشی لاہور کا نواسہ ہے۔

تقریب شادی

عزیزہ منصورہ منور اعوان صاحبہ بنت منور احمد اعوان صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم اسلم محمود صاحب ابن محمد یعقوب صاحب آف مرید کے مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۹۰ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں بعوض ۲۵ ہزار حق مہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا۔

تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوئی جہاں حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ ولد مکرم مولوی نظام الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ آف چک نمبر ۳۵ جنوبی تحصیل وضلع سرگودھا حال آب پارہ اسلام آباد مورخہ ۲۵ دسمبر ۸۹ء بروز سوموار بعمر اکیاسی سال چند ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ میت ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے میدان میں گیارہ بجے دن پڑھائی۔ بعد ازاں تدفین عمل میں آئی۔ احباب ان کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں۔

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمود احمد شمیم کچھ عرصہ بوجہ کینسر بیمار رہنے کے بعد ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء کو صبح پانچ بجے وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ لہذا بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ جو ابھی زیر تعلیم ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو خصوصاً بچوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل سے نوازے۔

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد گھڑی ہسپتال سے ملی ہے جس صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر دفتر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ سے حاصل کر لیں۔

بقیہ: زیتون کا پھل

جیسا ہوتا ہے۔ اس میں تیل کثرت سے ہوتا ہے۔ زیتون کا تیل اس کے پکے ہوئے پھل سے نکالا جاتا ہے۔ اس کی افزائش کے لئے دھوپ کی حرارت بے حد ضروری ہے۔ اسی لئے یہ درخت جنوبی ملکوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ عام زیتون کے علاوہ اس کی قریباً ۵۰ دوسری قسمیں بھی ہوتی ہیں۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوئے تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک تحریک جدید کے سال نو کے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ براہ کرم اپنے وعدہ جات جلد از جلد مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب ہوتا ہے۔

ہو الشافی

بولان میڈیکل اینڈ سکن کلینک

بالمقابل لنگرخانہ نمبر ۱ دار الصدر جنوبی

جملہ امراض کے علاوہ امراض جلد کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر مبین الحق خان

میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ سابق میڈیکل آفیسر ہسپتال برائے امراض جلد۔ راولپنڈی

اوقات کار: موسم گرما — شام ۵ تا ۹ بجے

موسم سرما — شام ۴ تا ۸ بجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو کے والدین کیلئے

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ خطبہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء و خطبہ جمعہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء

حضور نے فرمایا:۔

آئندہ بیس سال میں واقفین نو پر بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ اپنے بچوں کی تربیت میں پہلے سے بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔

(۱) واقفین نو بچوں کو بچپن ہی سے متقی بنائیں۔ ان کے ماحول کو پاک صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں کہ ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہو جائیں۔

(۲) بچپن ہی سے انہیں خدا کی گود میں ڈال دیں اور دل تقویٰ سے بھر دیں۔ ان کا زیور تقویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہی سے سجائے جائیں گے۔

(۳) ان کی عظمت کردار کے لئے ابھی سے کوششیں شروع کر دیں۔ بچپن ہی سے کردار بنائے جاتے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ جب یہ نرم نرم کونپلیں ہیں۔ اس وقت جس ڈھب پر چاہیں چل سکتے ہیں۔ ان کی طرف خصوصی توجہ کریں۔

(۴) ابھی سے ان کے دل میں امام جماعت کی محبت ڈالیں۔

(۵) ہر واقف نو کو تین زبانیں سیکھنا ہونگی۔ زبانیں سکھانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں کیونکہ اگر بینگوڑے میں زبان سکھائی جائے تو یہ بہت اچھا ہے اگر ایسی دائی مل جائے نرس مل جائے اور جو توفیق رکھتے ہوں وہ اس پر عمل کریں۔ اردو اور عربی کی بنیادی تعلیم کی طرف خاص توجہ کریں۔ ہر احمدی وقف نو عربی بھی سیکھے گا اور اردو بھی سیکھے گا۔ اس کا فوراً انتظام گھروں میں کریں۔

(۶) جن کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئی ہیں ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لانا ہے۔ علمی کام سکھائیں۔ ان کے لئے بڑے ہو کر بی۔ایڈ۔ ایم ایڈ ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم سکھانے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان کو ان میں داخل کریں۔ اسی طرح ڈاکٹری کی تعلیم بھی دی جا سکتی ہے۔ ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں کریں۔

نظام جماعت کو واقفین نو بچوں کے حالات سے آگاہ کریں۔ معلوماتی فارم پُر کر کے وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ۔ پاکستان کو روانہ کریں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

"زبانی وعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کر کے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۱۲)

نوٹس داخلہ الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

فون: ۵۹۲

(منظور شدہ)

الیکٹریشن، ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور چھ ماہ کے کورسز میں داخلہ جاری ہے۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ان ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں

کلاسیں ۱۰ مارچ سے شروع ہونگی اور لیٹ داخلہ ۱۰ اپریل تک جاری رہے گا

بیکار نہ رہیئے، ہنر سیکھیے

خبریں

ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کو روکنے میں ناکامی کے بعد اب بھارتی حکومت نے پوری وادی کو فوج کے حوالے کر دیا ہے پوری وادی میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں کو فوری طور پر گولی مارنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ سری نگر کے رہنے والوں کو اپنے گھروں کی کھڑکیاں تک کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ وادی میں غیر ملکی صحافیوں کے داخلے پر ایک بار پھر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ جمعہ کے روز سری نگر کی مساجد اور بازار بھی ویران رہے کرفیو کے باعث مسلمان نماز جمعہ بھی ادا نہ کر سکے۔

○ پاک فوج نے آزاد کشمیر جانیوالے رستوں کی ناکہ بندی کر لی ہے۔ سرحد پار سے فائرنگ اور گولہ باری کا تبادلہ جاری ہے۔

○ جمعرات کے روز کشمیر میں آزادی کی تحریک کی تائید میں پاکستان کے مختلف شہروں میں اور آزاد کشمیر میں احتجاجی جلسے کئے گئے اور جلوس نکالے گئے۔ جمعہ کے روز بھی مساجد میں بھارتی مظالم کی مذمت کی گئی اور اصل کشمیر کا بھرپور ساتھ دینے کا عہد کیا گیا۔

○ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے اپنی ٹیم کی فیلڈنگ پر سخت تنقید کی ہے اور اسکی فیلڈنگ کو دنیا میں کمزور ترین قرار دیا ہے۔ جاوید میاں داد نے کہا ہے ہمارے باؤلروں میں کوئی ایسا نہیں جو رنز بنانے کی رفتار کو روک سکے۔

بقیہ:۔ ارشادات امام (الرابع)

زیادہ قدر کر سکتے ہیں۔ ایک عام انسان جو کھانا کھاتا ہے جتنی لذت وہ محسوس کرتا ہے خدا کے بندوں کا ذوق اتنا تیز اور اتنا لطیف ہوتا ہے کہ اس کے مقابل پر وہ بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں اس کے باوجود وہ ان لذتوں کو ترک کرتے ہیں۔

(لجنہ اماء اللہ کراچی سے خطاب فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء)

غیر ملکی خبریں

○ کابل حکومت کے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ نے پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ افغان مجاہدین کو حکمران جماعت موجودہ قیادت اور موجودہ پروگرام کے ساتھ تو قابل قبول نہیں ہے اس لئے پارٹی میں تبدیلیوں کے علاوہ ملک کی نئی صورتحال سے ہم آہنگی کے لئے آئین میں بعض دفعات میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

○ سوویت یونین کے بارہ سے زائد شہروں میں جمہوریت اور اصلاحات کے حق میں مظاہرے ہوئے جن کا اہتمام مختلف جماعتوں نے کیا۔ بدامنی کے خدشے کے برعکس مظاہرے پرامن رہے ماسکو کے مظاہرے میں ۲۵ ہزار افراد نے شرکت کی۔ ایک مظاہرہ وزارت خارجہ کی عمارت کے سامنے بھی کیا گیا عوام "اقتدار عوام کا ہے پارٹی کا نہیں" کے نعرے لگا رہے تھے۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ ۴ مارچ کو ہونے والے انتخابات میں اصلاحات کے حامیوں کو ووٹ دیں۔

○ اسرائیل نے جنوبی لبنان میں تیل کے ایک ٹرمینل کی ناکہ بندی کر رکھی ہے لبنان نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالے کہ وہ یہ ناکہ بندی ختم کر دے جو گذشتہ جمعہ کے روز شروع ہوئی تھی۔ اسرائیل چاہتا ہے کہ بحری جہاز جنوبی لبنان کی فوج کو ٹیکس ادا کریں۔ اس فوج کو اسرائیل کی حمایت حاصل ہے۔

پتہ